رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے، ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء | نمبر ۴۶

گلدستۂ اخبار

چینی صوبجات لانگچو۔ پاڑنگفو۔ فیسچو۔ تفرانفو کی آبادی بھی سرکش ہو گئی ہے۔ باغی بڑھتے جاتے ہیں۔

جنرل ینگ چانگ کے عقب کی راہ خطرہ میں ہے۔ پایۂ تخت پیکن میں بھی سخت بے چینی کا عالم ہے۔

پیکین میں سفارت گاہوں کی حفاظت پر غیر فوجیں تعینات کی گئیں۔ صورت امن مفقود ہے۔

ہانکو کا شہر باغیوں نے پھر چھین لیا ہے۔ یوانشیکائی بھی روانہ کی گئی کہ جلد یا وہ کوشش مصالحت کرے گا۔

سرکاری فوجیں بیدل ہو رہی ہیں یوانشیکائی تنگ آ گیا سرغنۂ بغاوت سے ملاقات کرنے والا ہے۔

ایک اٹالین ہوائی جہاز نے ٹریپولی کے آسمان سے چار گرے بمب کے ترکوں کے کیمپ میں پھینکے ہیں۔

شاہ اٹلی نے ریڈ کراس سوسائٹی کو ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ بطور امداد و خدمت کے ارسال کیا ہے۔

جنگ ٹریپولی میں جو اٹالین قتل و زخمی کئے گئے ان کے قبائل کی مدد پر خرچ کرینگے۔ آفرین ہو۔

ترکی واٹلی کے جنگ ٹریپولی میں اٹلی کی مشکلات ترقی پر معلوم ہوتی ہے۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوگا۔

ٹریپولی کے عقب میں ترکوں و عربوں کی تعداد اندازہ کی گئی ہے۔ ۴۰ ہزار سے کم نہ ہوگی۔

وہ ہتھیاروں سے بخوبی مسلح ہیں۔ اور سامان رسد کے ذخیرے بھی خاطر خواہ ہیں۔

ملک ٹریپولی کے اندرونی علاقہ سے ترکوں کو متواتر مدد پہونچ رہی ہے۔ اُن کی تعداد مضبوط ہو رہی ہے۔

اٹالین فوجوں نے آگے کا میدان چھوڑ دیا اس نے کہ مقتول لاشوں کی سڑاند سے ذخیرہ آب آلودہ نہ ہو جاوے

دربار لندن کے ترکی سفیر نے خبر دی کہ ۲۳ کی جنگ میں اٹلی والوں کے ۲۰۰۰ سپاہی مقتول ۲۰۰۰ مجروح تھے

ترکوں نے ۲۸ کو چاہات میلانیہ پر متواتر دو حملے کئے لیکن دونوں میں پسپا ہونا پڑا ۲۹ کی خبر ہے۔

اٹلی کے سرکاری مراسلوں میں لکھا ہے کہ حال کی جنگ میں ترکوں کے ۲۰۰۰ قتل ۴۰۰۰ زخمی کئے گئے ہیں۔

ترکوں کے ہاتھ سے ایک حملہ کیا تھا۔ لیکن اٹالین فوج نے بھاری نقصان سے پسپا کر دیا۔

۹۲۰ عرب جزیرہ اوسٹیکہ کو جلاوطن کئے گئے ۵۹۵ عرب جزیرہ ٹرمٹی کو بھیجے گئے۔

نیپلز سے خبر ہے کہ ڈچز اوسٹہ صاحبہ ہسپتال کے ایک جہاز پر سوار ٹریپولی کو چل دیں۔

وہ مجروح اٹالین کی تیمارداری کے لئے ہاتھ بٹائنگی یہ اعلے درجہ کی انسانیت ہے۔

۳۰ کی خبر خاص ٹریپولی سے ہے کہ ۲۳ کی لڑائی میں جن عربوں نے دھوکا دیا ان کے برتاؤ میں رحمدلی بالائے طاق تھی۔ عربوں نے دوستی جتلا کر اٹالین کے عقب پر حملے کی کوشش کی۔

اس بے ایمانی پر اٹالین کا غصہ بھڑکا اور بڑی بیرحمی سے انتقام لیا کچھ کسر نہیں رکھی۔

تین روز تک اٹالین فوج کے سپاہیوں نے ہر ایک عرب کا گھر خانہ تلاشی سے چھان مارا۔

بے انتہا آدمی بے تحاشانہ سے قتل کئے گئے۔ اس وقت قصوروار اور بے قصور کی کچھ تمیز نہیں لیگئی۔

بوڑھے اور بالے بھی بے دریغ قتل کئے گئے اور بہت سی عورتیں بھی قتل کا شکار بنائی گئیں۔

ٹریپولی سے ۳۱ کی خبر ہے کہ ۲۳ تا ۲۷ کی لڑائیوں میں ۴۰۰۰ عرب قتل کئے گئے ہیں۔

اخبار کی بہار

ننکاگو کے شہر کے جیل خانہ میں قیدیوں کو اجازت ہے کہ باہر جاویں اور مچھلی کا شکار کریں۔

ولایت میں برمنگھم جو مانچسٹر اور لیورپول میں ہیں۔ پوسٹماسٹروں کی تنخواہ ایک ہزار پونڈ سالانہ ہے۔

پیرس کے بڑے گرجے میں ۲۲ من وزنی ایک گرجے کا گھنٹہ ہے جو بجلی کی طاقت سے بجتا ہے۔ اور ایک چھوٹا لڑکا اُسکو بخوبی بجا سکتا ہے۔

میکاڈو شاہ جاپان ایک اعلےٰ درجہ کے شکاری اور مچھلی پکڑنے والے ہیں اور اوّل درجہ کے نشانہ باز ہیں اور علاوہ ازیں ٹینس کے بھی بڑے کھیلنے والے ہیں +

انگلستان میں ایک بڑھی میم صاحب ہے۔ جس نے ابھی اپنا ۹۵ سالہ جشن ون منایا ہو۔ اب اُس نے بائبل کو ۲۰ دفعہ پڑھکر ختم کیا ہے

ملک ویلز کا قومی پھول ایک انگریزی پھول ہے۔ جس کو ڈفوڈل کہتے ہیں۔ اور تمام لوگ سینٹ ڈیوڈس ڈے میں اُس کو پہنتے ہیں اور انگلینڈ کا قومی پھول سرخ گلاب ہے جو سینٹ جارجس ڈے میں پہنا جاتا ہے۔

برلن میں ایک حبشی عورت ہے۔ جو بالکل سفید رنگ کی ہے۔ جبکہ اُس کے لڑکے اور بہنیں اور خاندان اس کے دیگر آدمی بالکل سیاہ ہیں۔ خالق کی عجیب قدرت کا اظہار ہے۔

ولایت کے محکمہ ہوس آف لارڈز میں ہر ایک امیر کے لئے ٹوپی ٹانگنے کے لئے الگ الگ جگہ ہوتی ہے۔ اور چھاتا رکھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہوتی ہے۔ جس پر ہر ایک امیر کا نام لکھا جاتا ہے اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ کو استعمال کرتا ہے

مصنوعی ہاتھی دانت گائے کے دودھ سے بنائے جاتے ہیں۔ جو شکل وصورت میں نہایت اعلےٰ اور نفیس ہوتے ہیں۔ اور ان پر نہایت اعلیٰ قسم کا روغن کیا جاتا ہے جو دیکھنے میں اصلی دانتوں کے موافق ہوتے ہیں۔

شگون یا فال ہر ملک کے وہمی لوگوں سے مانے جاتے ہیں۔ یورپ میں ذیل کے شگون مانے جاتے تھے سپین میں بچہ کا منہ اننّاس کی ٹہنی سے جھاڑا جاتا تھا تاکہ وہ خوش قسمت ہو جاوے۔ اور آئرلینڈ میں انسان کے بالوں کا کمربند بچے کے باندھا جاتا تھا تاکہ وہ ہر قسم کی زبونی سے بچے۔ اور ہالینڈ میں لہسن، نمک، روٹی، اور گوشت کے ٹکڑے نئے پیدا ہوئے بچے کے پلنگ کے پاس رکھے جاتے تھے۔ تاکہ وہ تمام امراض سے بچ جاوے۔ اور جرمنی میں بچے کے سلاتے وقت عورت تین دفعہ آگ کے اردگرد گھومتی تھی۔ تاکہ بچہ آسیب سے محفوظ رہے۔

پلیسٹائین سے خبریں آرہی ہیں کہ آجکل یہودی لوگ اس ملک کو آباد کر رہے ہیں۔ ایک لاکھ یہودی اب اس ملک میں آباد ہیں۔ یہودی دہقان اور دستکاری پیشہ اور محنتی لوگ اور دوسرے پیشہ ور ملک کے آباد ہو رہے ہیں اور طبریس گلید اور ہبرون وغیرہ مقامات یہودی بستیوں سے بھر رہے ہیں اور ملک کی حالت از سر نو عمدہ ہوتی جاتی ہے۔

پادری ایف۔ بی۔ مار صاحب جو اب ایک مشہور لکچرار ہیں۔ پہلے نظم میں چا کے سوداگر کے دفتر میں ملازم تھے مشہور مشنری ڈی ایل موڈی صاحب کی تحریک سے وہ بشارت کے کام کی طرف رجوع ہوئے۔

لنڈن مشنری کی سوسائٹی کی طرف سے ۸ نئے مشنری اور ۲ مس صاحبان بھیجے گئے ہیں۔ جن میں سے تین ہندوستان کے لئے ہیں۔

تار کی بہار

ترپولی کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ یہاں ناراضی پھیلتی جاتی ہے۔ اور اب لوگ اسباب کے شاکی ہیں کہ ترک ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ جنگ کی ساری سختیاں ہم گوارا کریں

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ مارکوئیس تھیوڈورکو جو کونسل قرضہ عثمانیہ میں اطالیہ کے خریداران نوٹ کے قائمقام ہیں ترکی سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ نے سلطنت کے سامنے یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ ترپولی میں عربوں پر ظلم وستم نہ کیا جاوے کیونکہ یہ امر ۱۹۰۶ء کے قرارداد ہیگ کے خلاف ہے۔

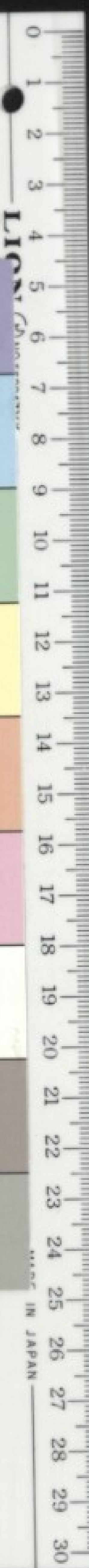
قسطنطنیہ میں سرکاری حیثیت سے بیان کیا گیا ہے کہ اسمرنا کے سامنے جزیرہ جیوس سے اطالیہ کے ۶ جنگی جہاز دیکھے گئے۔

اطالیہ نے جو حالات جنگ بیان کئے تھے۔ اُن کی تردید ہوئی۔

جب تک زرخیز قطع ریگستان پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ جو ۱۵ میل لمبا اور ۴ میل چوڑا ہے۔ اس وقت تک ترپولی کو ایک محصور شہر کی حالت میں تصور کرنا چاہئے اور جنرل کینیو جبتک خود حملہ نہ کریں اس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ گویا وہ خود گھرے ہوئے ہیں۔

۲۰ ہزار آدمیوں کا ایک لشکر اور ایروپلین معہ توپخانہ کے ترپولی جانے کے لئے نیپلز میں جمع ہو رہا ہے

اٹلی کے ایک جنگی جہاز نے مقام اکابا پر گولہ باری کی اور ایک ترکی جہاز ڈبو دیا اور اس کے افسر دوم کو قتل کر ڈالا۔



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۱ع

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۹

خود انکاری - ایک بڑی اعلے قسم کی ریاضت ہے - جس کا عملی طور سے کر دکھلانا کچھ چھوٹی بات نہیں ہے - ہمارے خداوند یسوع مسیح کی خود انکاری عام انسانوں کی خود انکاری کے موافق نہیں تھی - بلکہ اعلے سے اعلے اور افضل سے افضل الٰہی مرتبہ اور درجہ کی تمام عالیشان عظمتوں کو چھوڑ کر اور انسانی درجہ میں بھی اُس کے ادنے درجے اور مرتبہ تک اپنے آپ کو فروتن کرنا کچھ معنے رکھتا ہے - انسان کا جامہ پہنکر اور جذبات انسانی کو رکھتے ہوئے اس نے اپنی خواہشات اور سکنات کو اور نفسانی اور جسمانی خوشیوں اور شان و شوکت کو خوشی سے ترک کر کے ایک پرہیزگار اور عابدانہ اطوار کی زندگی بسر کی - یہ نہیں کہ اس انسان میں جو کامل تھا کوئی خواہش اور رغبت نہ تھی اگر ایسا ہوتا تو اُس کے انسان ہونے پر حرف آتا - یہ سب کچھ رکھتے ہوئے اس نے اپنی مرضی سے ان سے انکار کیا اور اپنی خودی کو مارا جو کوئی آسان کام نہیں تھا - اس لئے وہ عامل باعمل اور اعلے درجے کا خود انکار اور پرہیزگار تھا اور اس بات میں وہ آدمیوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے چاہئے کہ ہر ایک انسان بھی خود انکاری کرنے میں اُس کے نمونہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کوشش کرے کہ خود انکاری کی زندگی بسر کر سکے +

ہمعصر افغان پشاور مطبوعہ یکم نومبر سنہ ۱۹۱۱ء میں "خدا کی کتابوں اور رسولوں کی اہانت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے - جو غور طلب ہے - یہ مضمون سید احمد حسین شوکت ساکن میرٹھ کی قلم سے لکھا گیا ہے - در حقیقت یہ مضمون سید صاحب نے ایک طرح سے ایک حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے - جو سچ مچ قابل تسلیم ہے - اگر ہم کو یہ بات مسلم الثبوت ہو چکی ہے کہ فلاں کتاب آسمانی ہے تو پھر اُس کی مخالفت کرنا - اس کو منسوخ اور تبدیل شدہ کہنا بالکل بے جا ہے - جبکہ مسلمان جن کی ایمان رکھتے ہیں - اور اُن کے لئے یہ بات آمنا اور صدقنا ہے کہ توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن کتب آسمانی ہیں تو پھر کسی وجہ سے اُن کا رد کرنا یا منسوخ سمجھنا بالکل بے عقلی اور نادانی کا فعل ہے - مگر یہی معاملہ عیسائیوں کا نہیں ہے - کیونکہ وہ انجیل و توریت اور زبور کے ساتھ قرآن شریف کے کتاب آسمانی ہونے کے قائل نہیں ہیں پر مسلمانوں کے لئے تو حجت تمام ہے - ہم سید صاحب کے مضمون کو یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین نور افشان اور خاصکر کے مسلمان بھائی اس پر غور کریں -

"یہودی انجیل مقدس اور مسیح علیہ السلام کے دشمن ہیں - عیسائی توریت مقدس کو تو مانتے ہیں مگر قرآن مجید کو نہیں مانتے - حالانکہ کوئی دلیل اُن کے پاس نہیں کہ توریت اور انجیل تو آسمانی کتابیں ہیں مگر قرآن* معاذ اللہ آسمانی کتاب نہیں - جبکہ یہودی عیسائی مسلمان سب اہل کتاب ہیں - اہل کتاب کا اہل کتاب سے الجھنا خلاف انصاف اور خلاف عقل ہے - کتابیں خود ناطق ہیں - کہ ہم خدا کا کلام اور حق الہام ہیں - خدا کا کلام انسانی کلام سے بالکل ممتاز ہے - اس میں انسانی کلام کا غلط ملط ہونا محالات سے ہے - سادہ لوح اور ناواقف مسلمان یہ تو مانتے ہیں کہ انجیل خدا کا کلام ہے - مگر یہ تقلیدی عقیدہ بھی اُن کے دلوں میں ہے کہ انجیل میں تحریف ہو گئی ہے اگرچہ وہ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ کس آیت میں اور کس زمانہ میں تحریف ہوئی ہے؟ اور کس نے تحریف کی ؟ - کیا دنیا میں کوئی بدبخت قوم ایسی ہو کہ اپنے ہاتھوں اپنی آسمانی کتاب کو بگاڑے اور کمخاب میں ٹاٹ کی پیوند لگا کر لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہے؟ - ہاں بعض قومیں تحریف معنوی ضرور کرتی ہیں" الخ

*فٹ نوٹ :- جبکہ قرآن اِن کتابوں کی تعلیم کو غلط کھلا رد کرتا ہے - تو وہ اُن کیساتھ کیونکر سچا ثابت ہو سکتا ہے - اگر یہ سچا مانا جائے تو وہ کتابیں سچ نہیں ٹھہر سکتیں - ایڈیٹر

آگے چلکر سید صاحب لکھتے ہیں کہ رسالہ پنجاب ریویو میں رفع انجیل پر جو ایک پارسی صاحب اور ایک مولوی صاحب میں بحث ہو رہی ہے۔ صراط مستقیم سے دونوں برکراں ہیں۔ اگر رفع انجیل سے یہ مراد ہو کہ خدا نے انجیل کا مرتبہ بلند کر دیا تو درست کیونکہ خدا ہمیشہ اپنا بول اونچا کرتا ہے۔ پڑھو۔ الیہ یصعد الکلم الطیب اور کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا۔ الآیۃ۔ اور ظاہر ہے کہ انجیل و توریت بھی کلمات اللّٰہ ہیں۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ خدا نے انجیل و تورات کو اُٹھا لیا ہے۔ اور اُسے منسوخ کر دیا ہے تو یہ خدا پر افترا اور بہتان ہے اور نہ صرف قرآن مجید بلکہ تمام کتابوں کی توہین ہے۔ پڑھو لا مبدل لکلماتہ الآیۃ اور پڑھو ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید الآیۃ یعنے نہیں بدلا جاتا قول (کلام یا قرآن) میرے نزدیک۔ اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ کیونکہ ابھی کچھ حکم اور ابھی کچھ حکم بندوں کے لئے تکلیف مالا یطاق کا باعث ہو۔ اور بچوں کا گھروندا اور نسخ ہمیشہ غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دنیوی سلطنتوں کے قوانین اس لئے منسوخ ہوتے رہتے ہیں کیونکہ تجربہ سے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ مگر خدا غلطی نہیں کرتا نہ اُسے تجربہ کی ضرورت ہے۔ الخ

ہم اس عبارت کے ساتھ بالکل متفق ہیں۔ ایسا اب تک بے طرفداری کا کلام اہل اسلام میں سے آجتک کسی نے تحریر نہیں کیا تھا۔ بلکہ تعصب اور ضد سے بلا وجہ یہی کہتے رہتے تھے کہ خدا نے ان کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ اس لئے ہم ان کو نہیں پڑھتے اور نہ چھوتے ہیں۔ سید صاحب شاباش آپ نے حقیقت کو خوب سمجھا۔ کاشکہ اب آپ کے ہمخیال دوسرے مسلمان بھی ہو جاویں تو راستی سے دور نہ رہینگے۔

پھر سید صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے علما مرحوم آیۃ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا۔ آیت سے خود قرآن میں ناسخ و منسوخ ہونے پر استدلال کرتے ہیں اور اہلحدیث نے تو احادیث کی محبت میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ حدیث سے قرآن کا نسخ جائز کر دیا ہے۔ الاماں میں تو ایسے کفر یا عقیدے سے پناہ مانگتا ہوں۔ حالانکہ مشکوٰۃ کی یہ حدیث ان کا عقیدہ باطل کرتی ہے کہ کلامی لا ینسخ کلام اللّٰہ۔ یعنے میرا کلام خدا کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا۔ ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ جب حدیث نے قرآن کو منسوخ کر دیا تو رسول کا مرتبہ خدا سے بڑھ چڑھکر ٹھہرا۔ خدا مجسٹریٹ ٹھہرا اور رسول جج بلکہ ہائی جج۔ بلکہ پریوی کونسل کا جج جس کی اپیل ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ جبکہ اہل ہوا حدیث سے قرآن کو اور قرآن سے قرآن کو رد کرتے ہیں تو تورات و انجیل کے رد کرنے میں انکو کیا باک ہو؟

سید صاحب بڑے راست گفتار ہیں۔ ہم ان کیساتھ بالکل متفق بلکہ ہمخیال ہیں۔ ایسا ہی راست گو ہونا چاہئے۔ اگر تمام مسلمان اس طرح سے حق کی طرف جھکیں تو سچائی کا جان لینا کچھ مشکل نہ ہوگا۔

آخر کو سید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خدا اور رسول تو کتب الٰہی کو منسوخ نہیں کرتے۔ مگر نام کے مسلمان اپنے شیطانی قیاس و وسواس خناس سے ان کو رد کرتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

سید صاحب کی حق بینی کی ہم داد دیتے ہیں۔ چاہئے کہ مسلمان صاحبان اس تمام مضمون پر غور کریں اور اپنی پرانی تعصب کی راہوں کو بدل ڈالیں۔ اور سید صاحب کے ہمخیال ہو کر آسمانی کتابوں کی قدر کرنا سیکھیں اور نوشتوں کو ڈھونڈیں تاکہ حق کی پہچان تک پہنچیں۔

ہمعصر کوکب ہند کے مطالع سے معلوم ہوا ہے کہ میتھوڈسٹ مشن کے نہایت مشہور معروف پادری جے۔ ایچ مسور صاحب ۶۷ برس کی عمر میں ابھی انتقال فرما گئے ہیں صاحب موصوف نے شاہجہانپور۔ پوڑی۔ بریلی اور نینیتال وغیرہ میں ۴۵ برس تک خداوند کی خدمت اس ملک ہندوستان میں کی اور انتقال کے وقت صاحب موصوف گڑھوال میں مقیم تھے۔ جہاں وہ سنہ ۱۹۰۲ء سے کام کر رہے تھے۔ صاحب موصوف ایک بڑے کام کرنے والے اور محنتی شخص تھے وہ کئی اخبارات کے ایڈیٹر بھی رہے اور بڑے لائق مصنف بھی تھے۔ ایسے نیک خصایل اور محنتی اور مشنری کا انتقال فرما جانا بڑا افسوس ہے۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ ان کی یادگار اور ان کا نیک نمونہ مدت تک نہ بھولیگا اور اگرچہ وہ اپنے خداوند کی خوشی میں داخل ہو گئے۔ مگر اُن کی محنتوں کا نتیجہ دیر تک رہیگا۔ ہم میم صاحب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان کو صبر اور تسلی عطا فرما دے۔ اس بزرگ کے گزر جانے سے میتھوڈسٹ مشن کو ایک لایق خادم کی کمی ضرور محسوس ہوگی۔

ریویو

تناسخ کا کھنڈن و مسیحیت کا منڈن۔

اس نام کی کتاب جس میں دو لیکچر پادری ایچ گولک ناتھ صاحب کے درج کئے گئے ہیں۔ ہندوؤں کے مشہور مسئلہ تناسخ یا آواگون کے رد میں ہے تعلیمیافتہ لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ہے۔ چاہئے کہ کالج کے طالب علموں میں یہ رسالہ تقسیم کیا جاوے اور ہائی سکولوں میں بھی ہر ایک باہوش طالب علم کے ہاتھ میں دیا جاوے۔ مسئلہ تناسخ ہندو مذہب کی گویا جان ہے جب یہ غلط ثابت ہوگا تو ہندو مذہب کی تمام عمارت آناً فاناً جنبش کھا کر گر پڑیگی اور وہ آخرکار سچائی کے قایل ہو کر طریقہ نجات کے جو عیسائی مذہب پیش کرتا ہے قایل ہو جاوینگے۔ اس کتاب میں نہ صرف تناسخ کا رد ہے بلکہ اسکے ساتھ مسیحی مذہب

[illegible]



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: جب آنحضرت صلعم نے دحیہ کو ہرقل قیصر روم کے پاس بھیجا تو قیصر نے بھی مقوقس کی طرح اس کی عزت وتکریم کی۔

اقول۔ ان باتوں سے عیسائیوں کے حسن اخلاق کا نقشہ بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

قولہ: ان کے علاوہ شمال کے عیسائی سرداروں میں بعض ایسے موجود تھے جو نہ صرف مسلمانوں کے دوست بلکہ مریم کے بیٹے کی خدائی کے اعتقاد کو چھوڑ کر اسلام کے خدا پر ایمان لائے۔

اقول: ایڈیٹر صاحب یہاں آپ اور نہ صرف آپ بلکہ آپ کے بزرگ بھی غلطی کھاتے ہیں۔ مریم کے بیٹے کی خدائی یعنے اس مجسم صورت انسان کو جو شکل انسانی میں ظاہر ہوا کوئی خدا نہیں مانتا وہ تو اریوس کے اعتقاد مسیحیان کامل انسان مانتا تھا۔ یہی تو وہ غلطی ہے جو آپ کو اور تمام اہل اسلام کو حقیقت کی طرف آنے سے روکتی ہے۔ کوئی عیسائی آپ کے اس قول کو یعنے مریم کے بیٹے کی خدائی کو اپنا اعتقاد نہیں مانتا۔ کیوں آپ ناحق مغالطہ بیان کرکے اشاعت اسلام کی وقعت بڑھانا چاہتے ہیں!؟ جس حال میں کہ کلام اللہ توریت وانجیل صاف طور سے تمام حقیقت کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ پھر آپ روشنی کو چھپانے کی بے فائدہ کوشش کرتے ہو وہ ہرگز نہ چھپیگی۔ بلکہ نور خورشید روشن کی طرح ظاہر وآشکارا ہو جاویگی اور کوئی طاقت اس کو ہرگز ہرگز روک نہیں سکتی۔

قولہ: ہمیں بار بار یسوع کے بے ضرر تابعوں کی اس سنگدلی پر تعجب آتا ہوگا کہ انہوں نے کس بے رحمی اور ناخدا ترسی سے بے گناہ مسلمانوں کو محض تبدیل مذہب کے جرم پر تہ تیغ کر دیا

اقول: جو اس کے متعلق اگر مسلمانوں کی بے شمار ایسی کارروائیوں کا ذکر کیا جاوے تب کیا آپ بھی افسوس ان پر بھی کرنے کو تیار ہیں یا کہ صرف پاس مذہب کے خیال سے یہ کہ رہے ہو؟ عیسائیوں نے جو کچھ کیا وہ تنگ آمد بجنگ آمد کی مثال سمجھو۔ مگر زیادتی کے وہ ہرگز بانی نہیں رہے۔

قولہ: آجکل کے عیسائی واعظ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے وہ عروہ رحمۃ اللہ علیہ کی قربانی سے سبق حاصل کریں۔

اقول۔ عیسائیوں کو سبق دینے کے لئے اس خارج شدہ از مسیحیت سے گرے ہوئے شخص کے نمونہ کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائیوں کے سامنے تو خود خداوند یسوع مسیح ایک اعلی قسم کا نمونہ دینی تمام معاملات میں قابل تقلید موجود ہے جس کا نمونہ وہ لے رہے ہیں کسی انسان کے نمونے کی وہ ضرورت نہیں رکھتے۔ ایسے نمونے آپ کیلئے مبارک ہوں۔

قولہ: مسلمانوں کی اس ہوشیاری نے اور سب سے بڑھکر آسمانی امداد نے جو ہمیشہ اُن کے شامل حال رہی آخر کو عربوں پر اثر کرنا شروع کیا۔

اقول۔ مسلمانوں کی ہوشیاری اور چالاکی کے تو ہم شروع سے قائل رہے ہیں۔ اگر وہ ایسے ہوشیار اور خبردار نہ ہوتے تو اتنے جنگ کس طرح سے جیت سکتے رہے۔ آسمانی امداد کے ہم قائل نہیں۔ نہیں تو خدا کو ان تمام کشت وخون اور ظلم وجبر کا موجب ماننا پڑیگا جو مسلمانوں نے ان تمام لڑائیوں میں کیا تھا۔

قولہ: جب وہ مسلمانوں کو تباہ کرنے کی بے فائدہ کوششوں سے تھک گئے اور انکو معلوم ہوگیا کہ بت پرست خدا اپنے [illegible] کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے مسلمانوں سے دوستانہ معاہدے کرنیکا ڈھنگ نکالا۔ باقی دارد

اقتباس

جسم وروح کی مثال

ایک خوبصورت باغ کے پیچھے پرندوں کے ایک جوڑے نے اپنا چھوٹا سا گھونسلہ بنایا ہوا تھا۔ اس باغ کے پاس ایک خاندان میں ایک لڑکی جولیا نامے تھی۔ اس لڑکی نے اس گھونسلے کو دیکھ لیا اور جب اس نے جھانکا تو دیکھا کہ اس میں چار بڑے بڑے خوبصورت سفید انڈے پڑے ہیں۔ اور پھر کئی روز کے بعد وہ ان انڈوں کو دیکھنے کے لئے پھر گئی۔ اب خوبصورت انڈوں کی جگہ اس نے ٹوٹے ہوئے انڈے اور ٹکڑے پڑے دیکھے۔ اور انڈوں اور چھلکوں کو دیکھکر اس نے کہا کہ یہ خوبصورت انڈے ٹوٹ گئے اور بگڑ گئے ہیں۔ مگر جولیا کے بھائی نے کہا کہ نہیں۔ وہ بگڑ نہیں گئے۔ بلکہ اُن کے بہتر حصے کے بازو بن گئے ہیں۔ اور وہ پرندہ بنکر اب اڑ گیا ہے۔ ٹھیک یہی حال ہمارے جسموں کا ہے۔ جب ہم مرجاتے ہیں تو ہماری روح نکل کر چلی جاتی ہے۔ اور خالی انڈوں کی طرح صرف ہمارا جسم کا ڈھانچہ پڑا رہ جاتا ہے۔ جبکہ ہماری روح اس میں سے نکل کر پرواز کر جاتی ہے۔ اور خدا کے حضور پہنچتی ہے کیونکہ وہ فانی نہیں بلکہ غیر فانی اور جاودانی ہے۔

اعلان کیا گیا ہے کہ اطالین گورنمنٹ کا طرابلس پر سرحد سے ٹیونس کی حد تک اور اندرونی علاقہ جات میں برطانیہ اور فرانسیسی مقبوضات تک شاہی قبضہ ہوگیا ہے۔

مراسلات

ملک معظم کی آمد

ملک ہند کے ہر گوشہ میں ہمارے شاہنشاہ ملک معظم قیصر ہند کی آمد آمد کی خوشی ہو رہی ہے۔ اور ہر طرح سے آنجناب حضور اعلےٰ کی آمد کی خوشی کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ شہر دہلی تو تمام ملک ہند سے اس کے لئے خاص طور سے تیاری کر رہا ہو۔ کیوں نہ ہو ملک معظم حضور قیصر ہند و قیصرہ ہند اُس کی عزت کو بنفس نفیس ر بذات خود تشریف فرما کر اس کی قدیم شاہانہ عزت و حرمت کو بڑہانے والے ہیں۔

ہندوستان کی تواریخ میں یہ پہلا موقعہ اور فخر ہے کہ قیصر ہند بذات خود اپنے ہندوستان میں تشریف رسم تاجپوشی ادا کریں گے۔ اور اپنی ہردلعزیزی اور پوری محبت جو وہ اپنے دل میں کروڑوں خلق خدا کے لئے جو اُن کی رعیت ہندوستان میں ہو رکہتے ہیں اظہار اور ثبوت دیں گے۔ یہ کیا ہی مبارک موقعہ ہے اور ہندوستان جنت نشان کے دل میں کیا خوشی کے امنگ ہبرے پڑے ہیں جو اس وقت اور لمحوں کی انتظاری بڑے زور سے کر رہا ہے۔ جب دل کی تمام مرادیں بر آویں گی۔

چنانچہ سرکار ہند کی طرف سے سرکاری طور پر بھی گشتی چٹہیوں کے ذریعہ تمام لوکل گورنمنٹوں اور میونسپل کمیٹیوں اور ہر ایک ڈیپارٹمنٹس کے تمام ہیڈوں کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس مبارک موقعہ پر خلوص دل سے خوشی منادیں اور کوشش کریں کہ تمام ہندوستان کے قصبات دیہات اور شہر میں اس مبارک تقریب کی خوشی منائی جاوے غرض کہ کوئی جگہ خالی نہ رہنے پاوے جو خوشی سے خالی رہ جاوے۔ گورنمنٹ نے اس کی تقویت کے لئے حکم جاری فرمایا ہے۔ کہ تمام سرکاری عمارات پر روشنی کی جاوے اور خوشی کو دوبالا کیا جاوے۔

ہر قوم اور ہر ملت کے لوگ اس مبارک موقعہ پر بذریعہ جلسوں کے مبارکبادی شاہنشاہ کے حضور پہونچاوینگے چشم بد دور۔ اس وقت خداوند کے فضل سے ہم مسیحیوں کی تعداد بھی لاکہوں تک پہونچ چکی ہے۔ اور ایک خاص قوم بن چکی ہے۔ اور جن کا دینی اصول ہے کہ اپنے تمام حکام کے تابع رہو۔ کیوں نہ اس مبارک موقعہ پر شامل ہو کر اپنا اظہار اطاعت ظاہر کریں۔ جبکہ ہمارے شاہنشاہ پیارے خلیفہ دین ہیں۔ اُن کی مبارک آمد میں اظہار خوشی حد سے زیادہ کی جاوے۔ ہندو و مسلمانوں سے دو چار قدم آگے بڑہیں۔ اظہار لاثانی کریں۔

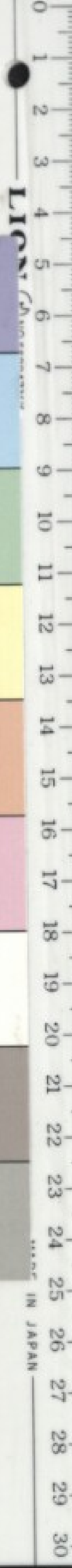
پس جنرس چرچ آف انڈیا کے تمام ممبر شرکا نے ایک دل ہو کر اس بات پر سوچکر فیصلہ کیا ہے کہ وہ سب مقام لائلپور میں جمع ہو کر ایک جلسہ کریں اور اظہار مسرت اور اطاعت اپنے شاہنشاہ تک پہونچاویں۔ اور دعا خیر حضرت اقدس شاہنشاہ اور ان کے خاندان کے لئے دو روز متواتر کریں۔ یہ جلسہ مقام لائلپور محلہ ڈگلس پورہ میں مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۱ء کے صبح سے شروع ہو کر مورخہ ۱۲ دسمبر کی رات کے ۱۰ بجے تک رہیگا۔

مبشران انجیل جلیل کی خدمت میں بذریعہ اخبار ہذا التماس ہو کہ وہ اس جلسہ میں تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں اور روحانی خوراک سے کچھ حصہ دیں۔ دیگر محبان دین سے التماس ہے کہ وہ بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور تشریف لاکر جلسہ کو رونق بخشیں۔ مہربانی فرما کر سیکٹ ازم کا خیال نہ فرماویں۔ ہم سب ایک خاندان ہیں۔ ایک باپ ہے۔ اور ایک ہی نجات دہندہ ہو اگرچہ ہم مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ یہ وہی بات ہے جس طرح سے ایک خاندان کے دس آدمی ہوں اور ہر ایک کی شناخت اور پہچان کے لئے مختلف نام ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی کا نام ولیم ہے۔ کسی کا نام جوزف۔ کسی کا نام پال ہو۔ پر وہ سب ایک باپ کے بیٹے ہیں اور ایک ہی خاندان کے ممبر ہیں۔ یہ بات ہم پر بھی ٹھیک صادق آتی ہو کہ ہم سب خدا باپ کے فرزند خداوند یسوع کے خون سے ہیں۔ اور مختلف نام رکہتے ہیں۔ کوئی چرچ آف انگلنیڈ۔ کوئی میتھوڈسٹ کوئی یو۔ پی چرچ۔ کوئی سالویشن کہلاتا ہے۔ سب صاحبان کی خدمت میں عرض ہو کہ ان ناموں کا خیال چھوڑ دیں۔ اور سچے انگور کے درخت کی ڈالیاں بن جاویں۔ تاکہ خداوند یسوع کے خون سے پرورش پاکر اور سچے انگور کے درخت میں قیام پاکر نشو ونما پاویں اور پہل لاویں۔ اور خداوند یسوع کی بادشاہت کے پہیلانے میں کوشش ایکدل اور حال بن کریں تاکہ ایک نورانی سلطنت اس ہند تاریک ملک میں جو طرح طرح کی بت پرستی۔ قبر پرستی اور جہوٹے معبودوں کے تابع ہے حقیقی مالک کی ہو جاوے۔ اس میں کوئی نہ پایا جاوے جو ہلاکت کا فرزند ہو۔ بلکہ سب کے سب نجات پاویں۔ اور زندگی کے تاج کے وارث ہوں۔

سب مبشران انجیل کے فیضانہ رحم سے بہرے دل سے اُمید واثق ہے کہ جلسہ میں رونق فرما کر اپنی ہدایت سے جنرس چرچ آف انڈیا کے شرکا کو فیضیاب کریں گے۔ جو صاحبان بیرونجات سے تشریف لاوینگے اُن کی خوراک اور آرام کا بندوبست کیا جاویگا۔ جو صاحبان تشریف لانا چاہتے ہیں وہ مہربانی سے سکرٹری جلسہ جنرس چرچ آف انڈیا کو بذریعہ ایک پوسٹکارڈ مقام لائلپور اطلاع بخشیں۔ تاکہ اسٹیشن پر سے بذریعہ استقبال مقام جلسہ پر لایا جاوے اور سواری کا بندوبست کیا جاوے۔ والسلام

خاکسار (پادری) کے۔ بی۔ متہو جنرس چرچ آف انڈیا

پنجاب۔ لائلپور۔



حضرت محمدؐ صاحب کے رسول ہونیکی پیشین گوئی

(مسیح سے کئی سو برس پیشتر)

اکثر علماء مسیحی اہل اسلام سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم اپنے رسول کے بارے میں کوئی ایسی پیشینگوئی بتلاؤ جو اس کی پیدائش سے پہلے کسی نبی کی معرفت خدا نے بیان کی ہو۔ لیکن معلوم نہیں کہ اس سوال کا جواب پیارے اسلام کی طرف سے کیوں معقولیت کے ساتھ ادا نہیں ہو سکتا۔ میں خود اس سوال میں غلطان تھا۔ مگر مجھے بھی کوئی ایسی پیشینگوئی نظر نہ آئی تھی جو کہ کھلّم کھلا کسی نبی کی معرفت خدا کریم کی طرف سے آنحضرت کی شان میں نازل کی گئی ہو۔ ایک روز میں قرآن کا مطالعہ کر رہا تھا۔ میری نظر سورہ بقر رکوع ۱۵ آیت ۱۲۲ پر جا پڑی جس سے آنحضرت کے رسول ہونے کی پیشین گوئی کا انکشاف کھلے الفاظ میں مجھ پر ہو گیا اور نہ صرف آنحضرت کے رسول ہونے کا بلکہ دین مسیحی کی قدامت کا بھی جو اس کے وجود سے کئی سو برس پیشتر تھی اسرار کھلگیا۔ چنانچہ سورہ بقر رکوع ۱۵ آیت ۱۲۲ میں یوں درج ہے کہ اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو (یعنی ابراہیم اور اسماعیل خدا سے دعا کرتے ہیں) اپنے لئے دو مسلمان بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلمان امت نکال۔ اور ہمیں حج کے دستور سکھلا دے (یہ دعا مکہ میں مانگی گئی ہے) اور ہمیں بخش دے۔ کیونکہ تو بخشندہ اور مہربان ہے۔ پھر یہی سورہ بقر رکوع ۱۵ آیت ۱۲۳ میں یوں مرقوم ہے۔ "اے ہمارے رب ان مکہ والوں میں سے ایک رسول اٹھا جو تیری آیتیں اُن پر پڑھے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلائے اور انہیں سنوارے تو زبردست پختہ کار ہے"۔

ان ہر دو آیات متذکرہ بالا سے جو میں نے ثبوت میں پیش کی ہیں اب کسی مسیحی کو آنحضرت کے رسول ہونیکی پیشینگوئی کے بارے میں کوئی سوال اہل اسلام سے نہ کرنا چاہئے۔ خاصکر اڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں اور مسٹر رحمت مسیح واعظ اور مسٹر ابوالوفاء سلطان محمدؐ صاحب و پادری جوالا سنگھ صاحب و مسٹر یوحنا خاں صاحب جو اکثر اسلام کے متعلق بہت کچھ در افشانی کرتے رہتے ہیں۔ ان آیات کے مفہوم سے اپنے سوال کا جواب نکالیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے صاف لفظوں میں بموجب القرآن مسلمان بننے کا اقرار کیا۔ پیشتر ازیں کہ حضرت محمدؐ صاحب پیدا ہوں۔ اور نہ صرف اقرار ہی کیا بلکہ ابراہیم نے اپنے بیٹے کو اور یعقوب کو بھی وصیت کی تھی۔ کہ اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے ایک دین چن لیا ہے۔ تم ضرور مسلمانی میں مرو۔ سورہ بقر رکوع ۱۶ آیت ۱۲۶ اب بتائیے اس بارے میں حجت کی کونسی جگہ رہگئی مگر ہاں ایک سوال مینیک رہ گیا۔ اس کو بھی دیکھ لیں۔ یعنی اگر مسلمان نقطہ سے مسلّم الایمان یا راسخ الاعتقاد مراد ہے۔ تب تو اس سوال کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن اگر فقط مسلمان سے متعقد اسلام یعنی حضرت محمد صاحب کا پیرو ہونا لازم ہے تب تو دین محمدی کی قدامت لازم اور محمد صاحب کے ازلی وجود پر ایک طول طویل بحث اور تصفیے کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اور اس کی دلائل کے ثبوت میں صرف اکیلا قرآن ہی شاہد نظر آئیگا۔ اور دیگر تمام الہامی کتابیں خاموش اور اس امر کے بیان کرنے میں قاصر رہیں گی۔ پس ہم کیوں اس الجھن میں پڑکر حضرت محمد صاحب کے رسول ہونے کی پیشینگوئی کے منکر ہوں۔ جس حال میں کہ خود قرآن ایسی پیشینگوئی بتلا رہا ہے کہ جس کے مان لینے میں عقل کو ذرا بھی اس میں دخل دینا نہیں چاہئے۔

اب مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ان اصحاب میں سے جن کو میں نے مخاطب کیا وہ یہ سوال نہ اٹھا بیٹھیں کہ مصنف قرآن کی یہ پیشینگوئی کوئی قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی مثال ہے۔ ہم صحائف انبیاء میں سے کسی نبی کی پیشینگوئی کا اعتبار کرینگے جو آنحضرت سے پہلے گذر چکا ہو لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ صاحبان حضرت ابراہیم کی بات کا تو کم از کم اعتبار کرینگے جو کہ از روئے قرآن آپ کے سامنے ہی یہ پیشینگوئی تو حضرت ابراہیم نے کی ہے۔ جبکہ وہ مکہ شریف کی بنیاد ڈال رہے تھے۔ نہ کہ آنحضرت نے اپنی زبانی یہ فرمایا ہے۔ آپ صاحبان اس پیشینگوئی کو صحائف انبیاء میں ڈھونڈیں شاید کہیں ملجائے۔ اگر آپ صاحبان حضرت ابراہیم کی بات کا بھی اعتبار نہیں کرتے جیسا کہ قرآن شریف میں اس کا ذکر آیا ہے تو میں ایک اور پیشینگوئی آپ کو خدا کی طرف سے بتلاتا ہوں۔ اُمید ہو کہ اب آپ صاحبان ضرور اس بات کو تسلیم کرینگے۔ چنانچہ سورہ آل عمران رکوع ۹ آیت ۷۵ میں یوں مرقوم ہے۔ "اور جب خدا نے سب نبیوں سے یہ اقرار لیا تھا کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے پھر تمہارے واسطے ایک رسول (یعنی محمدؐ) آئیگا۔ وہ تمہاری کتابوں کا مصدق ہوگا۔ ضرور تم اس پر ایمان لائیو (یعنی تمام انبیاء ایمان لائیں) اور اس کی مدد بھی ضرور کیجیو اور فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو۔ اور اس شرط پر میرا عہد لیتے ہو۔ سب بول اٹھے۔ کہ ہم اقرار کرتے ہیں خدا نے کہا تھا کہ پس تم گواہ رہو اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں"۔

کیوں صاحبان اب فرمائیے کہ کونسی حجت اس پیشینگوئی کے ماننے میں باقی رہ گئی حضرت ابراہیم نے خود پیشینگوئی کی اور علاوہ اس کے حضرت اسماعیل نے بھی۔ جس پر خدائے کریم بھی یہی کہتا ہے۔ اور جبکہ تین گواہ موجود ہوگئے تو چوتھے کی تلاش بے فائدہ ہے۔ اب ہمیں مان لینا چاہئے کہ حضرت محمدؐ صاحب کے رسول ہونے کی پیشینگوئی اُن کی پیدائش سے بہت عرصہ پیشتر ہو چکی تھی اور قدامت اسلام دین مسیحی سے بہت عرصہ پیشتر موجود تھی۔

آپ صاحبان میری اس تحریر سے حیران تو ضرور ہونگے۔ مگر میں ابھی آپ کی حیرانی کو اور بڑھاتا ہوں۔ ابھی تو آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل و یعقوب ہی کو مسلمان بنا دیکھا ہے۔ مگر آگے چلکر تو مسیح کے حواری بھی مسلمان نکلے۔ آپ کس کس دلیل کی تردید کریں گے۔ چنانچہ سورہ مائدہ رکوع ۱۵ آیت ۱۱۱ میں یوں مرقوم ہو ”جب میں نے حواریوں کو الہام دیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر (معلوم نہیں محمد صاحب یا مسیح ملیے پر) ایمان لائیں تب حواری بولے تھے کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔“

امید ہو کہ اب آپ صاحبان بہت کچھ سمجھ گئے ہونگے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر تاہم ایک بات ضرور کہونگا کہ ہم نے محمدیت میں سے مسیحیت کو نکال لیا۔ مسلمان حواریوں کو ہم نے مسیحی سمجھا ابراہیم۔ اضحاق اور اسمٰعیل و یعقوب کو ہم نے اس نگاہ سے نہیں دیکھا جیسے قرآن نے دیکھا ہو۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب کی پیدائش سے پہلے قدیم مسیحی کلیسیا نے اس غلطی کو دفع نہیں کیا۔ وہ قدیم مسیحی جو کہ قریب کے زمانے کے تھے وہ یہ نہ سمجھے کہ حواری مسلمان ہیں یا مسیحی۔ حالانکہ چھ سو برس بعد حضرت محمد صاحب نے اس غلطی کی اصلاح کی۔ میں تو آنحضرت کا مشکور ہوں اُمید ہو کہ دیگر صاحبان بھی مشکور ہونگے۔ (راقم رحمی بیانا لودیانوی)

مذہبی تعصب اور مسیحیوں کی حق تلفی

جوں جوں مذاہب کا زور موجودہ زمانے کی روشنی میں بڑہتا جاتا ہے۔ اسی قدر تعصب اور آتہال خیر سے زیادہ ہی اوج پر آئے دن تعصب کی بے شمار نظیریں ہماری نظروں سے گزرتی رہتی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اہل ہند نے تعلیم پاکر تعصب کو کیوں نہیں چھوڑا۔ اس سوال کا جواب تعلیم یافتہ متعصبوں کے ذمے ہے۔ مگر ہم اس کی نسبت اتنا ہی کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ اہل ہند میں قومی ہمدردی نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل ہند شروع سے ایک قوم بن کر نہیں رہے۔ بلکہ مجموعہ افراد دیگر اقوام سے ہند کی زمین ہمیشہ سے آباد چلی آئی ہے۔ اور ان کے ساتھ مذاہب بھی علیحدہ صورت میں ہو کر ہند میں داخل ہوئے جس سے قومی نفاق اور مذہبی معاملات میں تعصب کی بنیاد پیدا ہوگئی ہے۔

اہل ہند انگلستان سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ قومی ہمدردی کو انگلستان سے سیکھنا ہم اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ کالر۔ نکٹائی۔ بوٹ۔ کوٹ پتلون فیشن وغیرہ تو ہم انگلستان سے لیں اور قومی ہمدردی کو جو ترقی کا ایک سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے منہ چھپاتے پھریں۔ واہ اے اہل ہند فضول خرچیاں تو جلد سیکھ لو۔ لیکن ترقی کے راہ میں روڑے اٹکا رکھو۔

ہم کو حیرانی ہوتی ہے جب ہم مسلمانوں کی ترقی پر ہندوؤں کو گریہ و آہ و زاری کرتے دیکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں پر فریاد کرتے سنتے ہیں۔ ہماری حیرانی اور بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم ہر دو مذہب یعنی محمدی و ہندوؤں کو مسیحیوں کی ترقی پر رشک کھاتے دیکھتے ہیں۔ جب یہ حالت ہے تو ترقی کہاں۔ ہم اُس شخص کی مانند ہیں جو خواب میں اپنے آپ کو بادشاہ بنا ہوا دیکھتا ہے۔ لیکن جب جاگ اٹھتا ہے تو وہی گُھٹیا اور وہی سائیں۔

مذہبی خیالات سے اگر ہم میں تفاوت ہو تو کچھ مضائقہ نہیں مگر قومی نفاق بڑا بھاری زہر قاتل ہے۔ کاشکہ ہم سب بلحاظ قومیت ایک دوسرے کو ترقی کرتے دیکھتے اور خوش ہوتے۔ مگر آجکل کے علما کو یہ بات کب پسند ہو؟ شرم!!

انگلستان میں بھی مذہبی خیالات کی رو سے مختلف لوگ پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کے قومی اتفاق میں کچھ فرق نہیں ہم اسبات پر اہل انگلستان کو مرحبا اور شاباش کہتے ہیں کہ وہ مذہبی خیالات میں تفاوت رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی ترقی و بہبودی کے ہمیشہ خواہشمند رہتے ہیں۔ حالانکہ ہم آپس ہی میں ایک دوسرے کی بیخ کنی پر کمربستہ ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک زندہ مثال اخبار ہندوستان مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء کی پرچے میں ہماری نظر سے گزری جس کا عنوان گوجرہ میونسپلٹی اور عیسائی یا یوریشین سکرٹری ہے۔ اڈیٹر ہندوستان رقمطراز ہے کہ:-

ہمعصر ٹریبون میں ایک نوٹس اس مضمون کا شائع ہوا ہو کہ گوجرہ میونسپلٹی کمیٹی کے لئے ایک تنخواہ دار سکریٹری کی ضرورت ہو مگر شرط یہ ہے کہ درخواست کنندہ عیسائی یا یوریشین ہو۔ اس آخری شرط کی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ تو شرط لگائی جا سکتی ہے کہ سکرٹری گریجویٹ ہو یا لائق ہو لیکن یوریشین کی شرط لگانا ہندوستانیوں کی صریح حق تلفی کرنا ہے اور عیسائی کی شرط لگانا ہندو اور مسلمانوں کی حق تلفی کرنا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست ہے کہ وہ میونسپل کمیٹیوں کو ہدایت



کرے کہ وہ اس قسم کے نوٹس شائع نہ
کیا کریں جس سے ایک فرقہ رعایا کی خاص
رعایت اور دوسرے فرقے کی حق تلفی متصور ہو۔

متذکرہ بالا نوٹ میں ایک اہمیت کی صورت نظر آتی ہے۔ اور اسی سے ایک عیسائی یا یوریشین سکرٹری کی ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اگر کوئی ہندو سکرٹری ہوتا تو شاید مسلمان لوگ واویلا مچاتے یا اگر کوئی مسلمان ہوتا تو شاید ہندو لوگ فریاد کرتے۔ خواہ کچھ ہی ہو مگر اس مسئلے کی تہ میں ایک اہمیت ضرور ہے جس نے ایسی ضرورت کو پیش کیا۔ لیکن اڈیٹر صاحب نے اپنے کھلے الفاظ میں اپنے تعصب کو ظاہر کیا ہے جس سے ہم بالکل متفق نہیں۔ اڈیٹر صاحب تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر غور کریں کہ تمام سرکاری دفاتر ہندوؤں اور مسلمانوں کے بھرے پڑے ہیں کوئی محکمہ ایسا نہیں کہ جہاں یہ حالت نہ ہو مگر مسیحی بیچارے کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ وہ عہدہ دار نہیں بلکہ سینکڑوں گریجویٹ مسیحی ہند میں موجود ہیں۔ تاہم ملازمت میں انہیں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ اگر کوئی مسیحی کسی سفارش سے دفتر میں نوکر ہو بھی گیا تو ہندو مسلمان اس کے نکالنے کی تدبیریں کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب تک نکال باہر نہیں کرتے چین نہیں پاتے۔ بٹالہ میں ایک ہی مسیحی سکرٹری ہے۔ جس کی تعریف کے کلمات ہر کہ ومہ کی زبان پر ہیں تاہم بڑے بڑے رئیس انہیں ترچھی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں جب ایسا سلوک ہندوؤں اور مسلمانوں کا مسیحیوں کے ساتھ ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم نہ کہیں مسیحیوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ ان ہر دو اقوام کے ہاتھوں سے۔ حالانکہ ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کا حسن سلوک ہر رعایا کے ساتھ یکساں ہے۔ مگر کسی قوم کی ترقی کے برخلاف گورنمنٹ کے آگے واویلا مچانا ایک گہرے تعصب کی بنیاد کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ہماری مہربان گورنمنٹ کی مہربانی ہے۔ کہ وہ سب اقوام کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہم پر کہ ہم آپس ہی میں جل جل کر خاک ہوتے ہیں۔ ہم نے آج تک کوئی مضمون کسی مسیحی اخبار میں ایسا نہیں دیکھا کہ جو کسی ہندو یا مسلمان کی ترقی کے برخلاف ہو۔ پھر کیا سبب کہ جب کسی مسیحی کو کسی عہدے کے لئے مدعو کیا جائے تو ہندو یا مسلمان اخبارات شور مچادیں۔ ہم ایسے وطیرے سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ طریقہ ہی قابل نفرت ہے جبکہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی باہمی ترقی کا یہ حال ہو تو ہم مسیحی بھائیوں سے زور سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اب اپنے حقوق کے لئے جو مقابلتہً ہندوؤں اور مسلمانوں کے ہیں گورنمنٹ انگلشیہ سے درخواست کریں۔ اُمید واثق ہے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ ہمیں اپنے در فیض سے محروم نہ پھرائے گی۔ راقم ایک مسیحی۔

نیا مخلوق

نمبر ۲

پانی سے پیدا ہونا۔ جب تک کوئی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" یوحنا ۳: ۵ یہاں پر پانی اور روح سے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ روح بانی۔ پانی وسیلہ۔ پیدائش ۱: ۲ میں لکھا ہے کہ "زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا۔ اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی" اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس ویران اور سنسان زمین کو اُس کی موجودہ صورت میں لانے کے لئے روح نے پانی کو وسیلہ بنایا۔ پانیوں پر روح کی تحریک سے پہلے چار دن یا زمانوں میں زمین زندگی کی آمد کے لئے تیار کی گئی۔ اور آخری دو دن یا زمانوں میں زمین پر زندگی پیدا اور مکمل کی گئی۔ دیکھو زمین کی پیدائش میں روح القدس "ویران اور سنسان" حالت سے شروع کرتا ہے اور خدا کی صورت تک پہونچا دیتا ہے۔ ہماری نئی پیدائش بھی اسی طرح پر ہوتی ہے۔ ویرانی اور سنسانی سے شروع ہو کے خدا کی صورت پر تمام ہوتی ہے۔ جب تک ہم خدا کی صورت پر نہ پہنچ جائیں روح پانیوں پر جنبش کرتا ہے۔

پانی کیا ہے؟ ہماری نئی پیدائش میں جس پانی پر روح القدس جنبش کرتا ہے وہ پانی کیا ہے؟

بپتسمہ کا پانی نہیں۔ بعض مسیحیوں میں اس امر میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ وہ اس پانی کو بپتسمے کا پانی سمجھتے ہیں۔ بپتسمہ کا پانی نئی پیدائش کا وسیلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بپتسمہ ایک ساکرامنٹ ہے۔ باطنی فضل کا ایک ظاہری نشان جو سچے ایمان سے بپتسمہ پاتے ہیں اُن کو تو بپتسمہ پانے سے پہلے ہی نئی پیدائش مل چکتی ہے۔ پس بپتسمہ کا پانی اُن کی پیدائش کا وسیلہ نہیں بنتا۔ پھر کتنے مسیحیوں میں اور کتنے بغیر سچے ایمان کے محض ظاہری اقرار پر بپتسمہ پاتے ہیں۔ اُن کو اس وقت نئی پیدائش نہیں ملتی ہے۔ ان میں سے بعضوں کو کسی اور موقع پر نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے اور بعض بغیر نئی پیدائش حاصل کئے اس دنیا سے رحلت کر جاتے ہیں۔ لہذا بپتسمہ کا پانی نئی پیدائش کا وسیلہ نہیں ہے۔

پانی خدا کا کلام۔ خدا کے کلام میں پانی سے کلام کی تشبیہ دی گئی ہے جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتا ہے۔ اور پھر وے وہاں نہیں جاتے۔ بلکہ زمین کو بھگوتے ہیں۔ اور اس کی شادابی اور روئیدگی کے باعث ہوتے۔ تا بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دیوے۔ اُسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے۔ ہوگا وہ مجھ پاس بے انجام نہ پھریگا۔ بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کریگا۔ اور اُس کام میں جس کے لئے میں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا" یشعیاہ ۵۵: ۱۰ و ۱۱۔ یہاں پر بارش اور برف کے پانی سے کلام کی تشبیہ دی گئی جو بیج اور روٹی یعنی زندگی کو پیدا کرتا ہے۔ پھر حزقی ایل ۴۷ ویں باب میں جو خدا کے گھر کے آستانے کے نیچے سے نکلتے ہوئے پانی کی رویت

ہے جو پھیلتا اور بڑہتا ہوا بحر مردار میں جا گرتا اور جس سے اسکا
کا نقص پانی اچھا کیا جاتا اور اُس پاس ہر قسم کے میوہ دار
درخت جن کے پتے کبھی نہیں مرجھائیں گے پیدا ہوتے اور
دریا میں مچھلیوں کی بڑی کثرت نظر آتی یہ زندگی بخش
پانی خدا کا کلام ہے۔ اسی کلام کے وسیلے سے روح القدس
ہم میں نئی زندگی پیدا کرتا ہے۔

تین عجیب سوالات معہ جوابات

ایک آدمی نے کسی درویش کے پاس جاکر ذیل کے تین سوالات کے جوابات طلب کئے۔

س ۱۔ کیوں کہتے ہیں کہ خدا سب جگہ موجود ہے۔ میں اسے کہیں نہیں دیکھتا ہوں وہ کہاں ہے مجھے مہربانی سے دکھلا دیجئیگا۔

س ۲۔ کہ انسان کے واسطے سزا کا حکم کیوں ناقد ہے۔ کیونکہ جو کچھ انسان کرتا ہے۔ وہ خدا ہی اس سے کرواتا ہے۔ آدمی مختار نہیں کہ خدا کی بلا مرضی کچھ کرسکے۔ اگر انسان میں قدرت ہوتی تو وہ سب کچھ اپنے واسطے فایدہ مند کرتا؟

س ۳۔ خدا شیطان کو دوزخ کی آگ میں کیونکر سزا دیگا۔ کیونکہ شیطان ناری ہے اور نار کو نار سے کیا ضرر پہونچیگا۔

درویش نے مٹی کا ایک بڑا ڈھیلا اُٹھا کر اس سوالی کے سر پر مارا سوالی روتا پیٹتا قاضی کے پاس فریاد لے گیا۔ قاضی نے اس درویش سے سبب دریافت کیا کہ اس نے سوالی کے ڈھیلا کیوں مارا سوالات کا جواب کس لئے صاف صاف نہیں دیا۔ درویش نے دست بستہ عرض کی کہ قاضی صاحب یہ ڈھیلا ہی اس کے تینوں سوالوں کا جواب ہے۔

(ج ۱) یہ کہتا ہے میرے سر میں درد ہے اگر یہ مجھے درد کی صورت دکھاویگا تو میں ابھی اسے خدا دکھلا دونگا۔

(ج ۲) یہ کہتا ہے کہ انسان اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کیا۔ نہ ہی اس کو مارا اور نہ میری قدرت ہے کہ میں اس کو ماروں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ خدا کی مرضی سے کیا ہے۔

(ج ۳) انسان مٹی کا بنا ہوا ہے۔ پھر اس کو ایک مٹی کے چھوٹے سے ڈھیلے سے ایذا یا تکلیف کیونکر پہونچ سکی۔ اگر آگ سے آگ کو ضرر نہیں پہونچ سکتا تو مٹی سے مٹی کو بھی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔

قاضی درویش کے جوابات سے بہت خوش ہوا۔ اور وہ سوالی اپنا سا منہ لیکر چلا گیا۔

نوٹ۔ غیر اقوام اکثر مسیحی مناددں کو وقت اور تنگ کرنے کے لئے ایسے اٹکل پچو سوالات پوچھتے ہیں۔ ان کو بھی ایسی معقولیت سے چپ کرانا چاہئے۔ ہمارا خداوند ہر وقت سوال کا جواب ضرورت اور موقعہ کے مناسب دیتا تھا فقط۔ پبلک کا مسیحی خادم

ایم۔ این۔ ہوز۔ الہ آباد

ناظرین نورافشاں کو خوشخبری

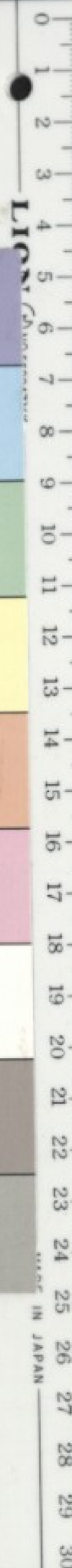
ہم نے نورافشاں کے تمام کالم دینی مضامین کے لئے مخصوص کردئیے ہیں سو اخبروں کے تمام دینی مضامین عمدہ اور مفید درج اخبار ہوا کرینگے۔ انگریزی مفید کتابوں کے ترجمے بھی درج ہونگے۔ ایک صاحب نے دو تین انگریزی کی مفید کتابوں کا ترجمہ کرنے کا ذمہ بھی لیا ہے شروع سال سے ہر ہفتہ ایک مختصر وعظ بھی اخبار میں درج ہوا کریگا تاکہ مبشروں اور اُستادوں کو فایدہ پہونچے۔ نامہ نگاروں سے عرض ہے کہ عمدہ عمدہ مضامین ہر ہفتہ نہیں تو پندرہ یوم کے بعد ایک مضمون ضرور بھیجا کریں۔

اگر کوئی صاحب کسی قسم کی اصلاح نورافشاں کے متعلق دینا چاہے تو اُس پر خوشی سے غور کرکے عمل کیا جاوے گا۔ ہم اس دینی اخبار کو مفید عام بنانا چاہتے ہیں۔ مگر لائق نامہ نگاروں کی خاص توجہ کی بڑی ضرورت ہے۔

اڈیٹر و مینیجر نورافشاں لودیانہ

ایک پیر پرست لڑکے کا مسیحی ہونا

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء کو ایک نوجوان لڑکا مسمی غلام محمد ولد راجا ساکن جسووالا تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور بروز دیروار بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر سٹیشن ڈاک پر ملا جو عمر کا ۱۸ سال اور قوم جٹ ذات کا جنجوہا تھا۔ میں نے اُسے پوچھا کہ کہاں جاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ خوشاب۔ پھر پوچھا کیوں؟ اُس نے کہا کہ بادشاہوں کا پانی بھرنے دیکھنے۔ خوشاب میں شہر کے باہر گئی ایک پرانی خانقاہیں ہیں جنکی ہندو اور زیادہ تر مسلمان بہت تعظیم کرتے ہیں اور بے اولاد بیماری سنگین مقدمات کے وقت لوگ ان سے منتیں مانتے ہیں اور ان قبروں پر چیا... سارے ملک کا اور ان اقوام کا دستور کہ نذریں اور تحفہ چڑھاتے ہیں۔ اور کئی ایک خاندان مجاور کے ان کی آمدنی سے پرورش بھی پاتے ہیں۔ یہاں پانی کی بہت قلت ہے۔ کئی ایک حوض اسب دریا جہلم سے جو شہر کے پاس ہی بہتا ہے پانی کے گھڑے خانقاہ کے سکوں میں بھرکے منت مانتے ہیں۔ پھر پوچھا کیوں؟ اس نے اپنی بائیں ران پر تین نشان پھوڑوں کے اور ایک نشان پیٹ پر دکھلایا کہ مجھ کو پے در پے ناروے کے پھوڑے نکلتے رہتے تھے۔ اور اس ہمارے علاقہ میں بہت لوگوں کو نکلتے ہیں جب



بادشاہوں کی پانی بھرنے کی منت مانی جاتی ہو تو صحت ہو جاتی ہے میں نے اس کو کہا کہ کیوں پہلے پھوڑے کے وقت منت نہ مانی کہ یہ بھی اچھا ہو جاتا اور آگے اور بھی نکلتے رہتے۔ اُس نے کہا اگر ایسا ہی کیا تھا پر نکلتے رہے اب بالکل اچھے ہو گئے ہیں پھر پوچھا کہ اس منت کے علاوہ کوئی علاج اور دوا بھی کی۔ اُس نے کہا بہت کی گئیں۔ تو اب بتاؤ کہ صحت دوا سے ہوئی یا خدا کی مہربانی اور قدرت سے یا بادشاہوں نے کی۔ اس کے دل کو خدا نے ہدایت اور روشنی دی کہ خدا کے نام کے روبرو بادشاہوں کو عظمت نہ دی جائے۔ اس نے خدا کی رحمت کا اقرار کیا پھر اس کو سمجھایا کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہم کو تنگی مصیبت اور بیماری عموماً آتی ہیں اور خدا ہی ان کو رفع کرتا ہے۔ تاکہ ہم گناہ سے توبہ کریں اور پچھتاویں۔ اور اس کی شکرگزاری کی جاوے۔ تو کیا جب خدا نے تم کو صحت دی ہے تو اس کے لئے کیا کیا ہے؟ اس نے صاف سادگی سے کہا کہ کچھ نہیں۔ تو اس کو سمجھایا کہ خدا کی فرمانبرداری اور عزت کرو۔ وہ قبروں سے مرادیں مانگنے سے ناراض ہے اور ان کا پانی بھرنے سے غیرت کرتا ہے۔ اس لئے تم باز آؤ اور اس گناہ سے توبہ کرو اور دوسروں کو اسی طرح سمجھاؤ کہ اس گناہ سے بچیں۔ اس نے پانی بھرنے سے انکار کیا اور نجات کی راہ جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہے۔ سن لی۔ خدا نے اس کی بہت مدد کی۔ فقط　　راقم خوشابی

طرابلس کی ایک خبر میں بیان ہے کہ ۲۳ اکتوبر کی جنگ کے بعد جب عرب لوگ حدود شہر اور زرخیز قطعہ ریگستان کے اندر تھے اور عقب سے اہل اطالیہ پر حملہ کیا تھا تو عربوں کے ساتھ کوئی رحم نہیں کیا گیا۔ تین روز تک ہر ہر گھر کی تلاشی لی جاتی رہی قصوروار بےقصوروار بوڑھے نوجوان تمام مشتبہ اشخاص کو بغیر کسی قید و امتیاز کے گولیاں ماری گئیں اور بہت عورتیں بھی مار ڈالی گئیں +

چار شخصوں کی حلال حرام کی بابت گفتگو

حافظ جی۔ میاں احمد میں نے ۲ بٹیرے مول لئے ہیں ذرا ان کو حلال تو کر دینا۔

میاں احمد۔ لاؤ حافظ جی میں ان پر تکبیر پڑھ دیتا ہوں۔ یہ احمد نے بٹیرے حافظ جی کے ہاتھ سے لیکر پہلے بٹیرے پر تکبیر چلائی بسم اللہ نہیں اور اللہ اکبر زور سے۔

حافظ جی۔ احمد تو نے بٹیرے پر کیا تکبیر پڑھی ہے۔

احمد۔ اجی حافظ صاحب اب بتلا دیں کیا پڑھنا چاہیے تھا۔

حافظ جی۔ میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔

احمد۔ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو شک کس بات کا ہوا

حافظ جی۔ میں نے تو تم کو صرف اللہ اکبر پڑھتے سنا ہے

احمد۔ حافظ جی بس اسی بات کا آپ کو شک ہوا بسم اللہ تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ بھلا میں نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو گی۔

حافظ جی۔ میں تو اس بٹیرے کو نہیں کھاؤنگا۔

احمد۔ اگر آپ نہیں کھائینگے تو اپنے بٹیرے کا دام ایک پیسہ لے لو۔ احمد نے بیچ کیا ہوا بٹیرا لے کر اپنے گھر کو چلدیا

بٹیروں والا۔ حافظ جی آپ لوگ مولوی ہو کر اتنی بحث کرتے ہیں۔ تو ہم جاہلوں کا کیا حال۔ جو بیسیوں دن میں بٹیرے پکڑتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے لوگوں کو کھلا چھوڑتے ہیں۔

حافظ جی۔ میاں تم نہیں جانتے بسم اللہ اکبر سے جانور پاک ہو سکتا ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے حرام ہو جاتا ہے۔

عیسائی۔ حافظ جی اور عوام سے مخاطب ہو کر بیجا ہو

کسی کا کہنا سچ ہے۔ دو ملّوں میں مُرغی حرام۔ ہمارے خداوند مسیح نے اس مسئلہ کو خوب حل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو چیز آدمی کے منہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک نہیں کرتی ہے۔ کیونکہ جو کچھ منہ میں جاتا ہے پیٹ میں پڑتا ہے اور گڑھے میں پھینکا جاتا۔ پر وہ باتیں جو منہ سے نکلتی دل سے آتی ہیں۔ وہ آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ بُرے خیال خون۔ زنا۔ حرامکاری۔ چوری۔ جھوٹی گواہی۔ کفر دل ہی سے نکلتے ہیں یہی باتیں آدمی کو ناپاک کرنے والی ہیں۔

الراقم جیوں خاں ملسیاں تحصیل نکودر

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۱۱ء

گزشتہ سے پیوستہ

اپنے گھر اور بنگلے دوسروں کو دیدینا اور خود نوکروں کے گھروں میں یا تمبوؤں میں جا رہنا۔ خدا اس کام کو بڑھاوے اور بڑی ترقی دے اور اس کام کے ذریعے بہت لوگ خدا کی طرف آویں۔

(۲۰) اب کی دفعہ سی۔ ایم۔ ایس کے بہت سے مشنری صاحبان اور کارندے آئے۔ پر جیسا کہ چاہیے اس قدر نہیں۔ کلارک آباد سے ۷۵ اشخاص کنونشن کو گئے۔ دوسرہ کے سبب تیسرے درجہ کا کرایہ دے کے ہم کو انٹرمیڈیٹ کا ٹکٹ ملا۔ جاتے دفعہ ریل والوں نے ہم کو ۲ انٹرمیڈیٹ گاڑیاں دے دیں۔ اور آتی دفعہ ایک بڑی گاڑی۔ ہم لوگ بڑے آرام سے گئے اور آرام سے آگئے۔

(۲۱) اخیر میں میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خداوند فرماتا ہے کہ میری راہیں تمہاری راہیں نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔

سیالکوٹ کنونشن کے ذریعے خدا نے بیماروں

کو صحت دینے والی قدرت بخشی - اور بخشی اس کو جو سی ایم - ایس کا کارندہ ہو -

اس سے کیسا عمدہ سبق ملتا ہے -

سی - ایم - ایس والوں کو - کہ جو تم کو دیا گیا ہے تمہارے اپنے پاس کچھ نہ تھا - یہ یو پی کی طفیل سے ملا ہو - اور یو پی والوں کے واسطے کہ جو کچھ خدا دینا چاہتا تھا - وہ تم کو نہ دیگا - کیونکہ تم لینے کے واسطے تیار نہیں ہو اور پھر خدا نے ایسی برکت دی جس کو نہ ہی سی - ایم - ایس مانتی ہے اور نہ ہی یو پی - بلکہ دونوں مشن اس کی بابت لاپروا ہیں +

خدا نے وہ برکت بخشی جو پنجاب میں ایک گمنام سوسائٹی کی برکت ہے جو پنجاب میں کچھ نہیں ہے - اگر آپ اس برکت کی بابت مفصل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو راقم سے بیماروں کے صحت یاب ہونیکی کتابیں منگوا کر پڑھ لیں

مسیح میں آپ کا بھائی وارث الدین - کلارک آباد ضلع لاہور پنجاب -

---

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

آپ نے فرمایا کہ یہ گاؤں والے کون سا کلام پڑھیں؟ اگر سچ پوچھو تو ہم ان کے واسطے کلام ہیں اگر ہم اپنے واسطے دیکھیں کہ ہم اُن کے سامنے کیا کہتے ہیں اور کیا بولتے ہیں - اور ہم یہ دیکھیں کہ شروع سے اخیر تک خدا کا بائبل میں کیا کلام ہے - ہاں خدا اپنے میں جان رکھتا ہے اور انسان کو جس کو اپنی شکل پر بنایا - اور اس کے نتھنوں میں دم پھونکا - جب آدم نے اپنے اُس سروپ کو جو کہ خدا نے دیا بگاڑ دیا - تو اس نے ہم اُس کی اولاد فتوے شدہ گنہگاروں یا پتتی تقصیرواروں کو بچانے کے لئے اپنا اکلوتا بیٹا دیا - ہم آپس میں پوچھیں کہ ہمارے میں نئی زندگی ہے یا نہیں؟ جیسا کہ اُس نے نقودیمس سے نئی زندگی کی بابت چرچہ کیا - میں ایک گاؤں میں گیا جہاں ۱۴۰ آدمی اکٹھے تھے - میں نے پوچھا کہ مسیح نے اُس وقت نقودیمس سے کیا پوچھا؟ اور پھر میں نے کہا کہ جس نے نئی نجات پائی ہے وہ اپنا ہاتھ اُٹھا دے سو کل ۱۴۰ میں سے بارہ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا - اسی طرح ہماری اس جماعت میں کتنے ہیں جو کہ اپنا ہاتھ نئی زندگی کی یافت کے لئے اُٹھا سکتے ہیں - کچھ عرصہ ہوا کہ میں اور میری میم صاحبہ اجنالہ گئے اور میم صاحبہ ایک منصف کی بیوی سے ملیں اُس منصف کی بیوی نے کہا کہ ہمارے تمہارے مذہب میں بڑا فرق ہو - کیونکہ ہمارے دین میں تو پاک ہونا لکھا ہے - پر تمہارے دین میں تو مسیح پر بھروسہ کرو اور جو چاہو سو کرو - اب ہمیں اپنی زندگی کا فیصلہ کرنا چاہئے - ابھی ہمیں دوبارہ پائی ہوئی زندگی کا نشان دیکھنا چاہئے - میرے اور آپ کے بال بچے ہیں - اور اُن کی زندگی معلوم ہوتی ہے - جب وہ سانس لیتے ہیں - ہمارا دم ہماری بنتی ہو - دیکھو حننیاہ کو جو کہ پولوس کے پاس بھیجا گیا - اُس کو رویا میں بتلایا گیا کہ تجھے پولوس کے پاس جانا ہے - یہ تیلی بچوں کا ایک کھلونا ہے تم نے دیکھا ہے کہ وہ دبانے سے دم لیتی ہے - سو ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم دبانے سے دم لیتے یا بنتی کرتے ہیں - ایک بڑا مضبوط عیسائی تھا اور وہ بیمار ہوا اور ڈاکٹر نے کہا کہ یہ آدھے گھنٹے کے بعد مر جائیگا - پر ڈاکٹر نے والد سے کہا اور بیمار نے فوراً بہت ہی خوشی کے ساتھ گھٹنا ٹیکا اور دوسروں کے واسطے بنتی کی - پھر نئی زندگی والیکو بھوک لگتی ہے - جیسا پطرس نے کہا کہ تم کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو جیسا کہ نئے بچہ کو دودھ دینا پڑتا ہو ویسے ہی جیون کی روٹی یعنے کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہوں - باقی دارد

شعر و سخن

خیال لائقی

جھوٹے مذہب دنیا میں بہت ہیں اُنکو ماننا نہ چاہئے
ایسے بتوں پہ عزیزو دل کو لگانا نہ چاہئے -
دانا ہوا اوتار مسیح کوئی دیگر دانا نہ چاہئے
اپنے دلوں سے مسیح کا نام گرانا نہ چاہئے -
راہ نجات مسیح کے وسیلے اور پہ جانا نہ چاہئے
جھوٹے بہت ہیں رقیبو دھوکا کھانا نہ چاہئے -
اُن کو ماں کے دل پہ داغ کاری کو کھانا نہ چاہئے
خود بھی بھولے تھیں اوروں کو بھلانا نہ چاہئے
نکمت نہیں ہو ان کے پاس لوگو انکو جانا نہ چاہئے -
سوا ملاپ مسیحا مجھ کو دہانا نہ چاہئے -
دل میں لگی ہو آگ گناہ پانی ڈالنا نہ چاہئے -
روح سے بھیگی اُس سے کبھی بجھانا نہ چاہئے
مارے تھکے سب ہو گناہ کے دل کو چھپانا نہ چاہئے
ہلکا بوجھ ہے ملائم جوا گرانا نہ چاہئے
ایک کھلا در مسیح نجات اوروں سے مانگنا نہ چاہئے
دیدہ ابھی دل مسیح پیارے کا جلانا نہ چاہئے
داغ گناہ کے اپنے عزیزو دل کو چھپانا نہ چاہئے
داغ گناہ کے چھپا کے دل میں بڑھانا نہ چاہئے
عاصی ٹھکانا تیرا مسیح ہیں دیگر رانا نہ چاہئے -
دل کو عزیزو مسیح یسوع سے چرانا نہ چاہئے
ڈالے نرک نہیں مسیح گنہگاروں کو بہانا نہ چاہئے
یہاں سمجھ لو وہاں دل کا سمجھانا نہ چاہئے -
گانے برے گا گا کے عزیزو دل بہلانا نہ چاہئے
دل میں گناہ کو عزیزو کرنا پرانا نہ چاہئے -
مہر مسیح کی دل پہ شاد کے تو چھپانا نہ چاہئے
نقش قدم تو مسیحا دل سے ہٹانا نہ چاہئے

[illegible]

مضامین

پاکیزگی

گزشتہ سے پیوستہ

وہ ایسی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں کہ جن سے اُنکی دنیوی غرض پوری ہو۔ اسی لئے اُن کے خیالات ناپاک ہوجاتے ہیں۔ اور اس صورت میں مسیح کیساتھ زندگی کا رشتہ بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ جیتے ہیں لیکن مردہ وہ ہنستے ہیں لیکن اُن کی ہنسی عارضی ہوتی ہے۔ وہ پھولتے پھلتے ہیں مگر اُن کی بقا گھاس کی مانند ہوتی ہو کہ اُس پر سے ہوا گذری اور وہ نہیں۔ پس بھائیو یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے خیالات کو پاک رکھنے کے لئے مسیح میں رہیں۔ اور اُس کی پیروی کریں۔ کیونکہ وہی ایک پاک چشمہ ہے جس کے مقدس پانی سے ہمارے خیالات کی نالیاں صاف رہ سکتی ہیں۔ جس سے پاکیزگی کی ایک صفت ہمارے اندر آتی ہو۔

(۲) **بیہودہ باتوں سے پرہیز کرنا**۔ جس طرح پاک خیالات کا رکھنا مسیح کے بغیر ناممکن ہو۔ اسی طرح بیہودہ باتوں سے ہم نہیں بچ سکتے جبتک مسیح ہم میں نہیں ہے۔ ہم بہت جلد غصہ ہوجاتے اور ناجائز باتیں برتتے ہیں بعض اوقات اپنے بزرگوں کے برخلاف۔ بعض دفعہ ہادیان دین کے برخلاف یا دوستوں کے برخلاف یا اپنے دیگر تعلقداران کے برخلاف۔ کیونکہ اکثر غصے میں انسان کے منہ سے بیہودہ باتیں نکلتی ہیں۔ بہت تعلیمیافتہ لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ کہ وہ اکثر زبان سے گالیاں نکالتے اور اُس کو عیب نہیں سمجھتے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

پولیس آیندہ ملزموں سے جبرًا اقبال نہیں کرا سکیگی

ہندوستان کی پولیس کے متعلق اتنی ایسی شکایات ہوتی ہیں جو خود ہی اصلاح کی محتاج ہیں۔ ان میں سے ایک زبردست شکایت یہ ہو کہ پولیس جرم اقبال کرانے کے وقت ملزموں پر بیجا تشدد کرتے ہیں۔ اور ہر سال ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں جس میں ملازمان پولیس کو تشدد کے جرم میں سزائیں ہوتی رہتی ہیں۔ واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بعض ملازمان پولیس واقعی جبر سے کام لیتے ہیں جس سے عام محکمہ پولیس کی بدنامی ہوتی ہے۔ خوشی کی بات ہو کہ گورنمنٹ ہند نے اس طرف توجہ فرمائی ہے اور پولیس کی اصلاح کے لئے جو کارروائی کی ہے۔ اُس میں پولیس کے ملزموں پر تشدد کا انسداد بھی داخل ہے۔ اُس کے متعلق نائب وزیر ہند نے گورنمنٹ ہند کو لکھا ہے کہ اس برائی کا انسداد دو طریقوں سے کیا جاوے۔ ایک قانون کے ذریعے سے۔ اس لئے قانون فوجداری کی بعض دفعات میں ترمیم کی جاوے۔ دوسرا طریقہ انتظامی ہے جس کے متعلق مختلف صوبوں کی گورنمنٹوں سے رائے طلب کی گئی ہے۔ یعنے کیا تدابیر اختیار کی جاویں جس سے تشدد کا سلسلہ قطعی بند ہوجاوے ان تدابیر میں سے ایک یہ ہے کہ جن ملازمان پولیس کے خلاف عدالتی فیصلوں میں تشدد کرنے کا الزام لگایا جاوے ان کی تحقیقات پبلک طور پر ایک اعلے افسر پولیس اور ایک مجسٹریٹ کرے اور جن ملازمان کو تشدد کے الزام میں سزا دیجاوے اُن کے نام عام آگاہی کے لئے مشتہر کئے جاویں۔ ملزم کا اقبال جرم پولیس کے روبرو نہیں بلکہ درجہ اول یا کم از کم درجہ دوم کے مجسٹریٹ کے سامنے کرا ہوگا۔ اور مجسٹریٹ ملزم سے دریافت کریگا۔ کہ آیا وہ اپنی مرضی سے اقبال جرم کرتا ہے۔ یا پولیس کے خوف سے اگر مجسٹریٹ کو شبہ ہوگا کہ اقبال جرم کرانے کے لئے پولیس نے ملزم پر جبر کیا ہو تو وہ ملزم کا ڈاکٹری معائنہ کرانے کا حکم دیگا اقبال جرم کے بعد ملزم کو پولیس حراست میں واپس نہیں کیا جاوے گا۔ خوشکہ آئندہ ہر ممکن طور پر ایسے قانون اور انتظامی تدابیر عمل میں لائی جاویں گی۔ جس سے پولیس کو ملزموں پر اقبال جرم کرانے کے لئے جبر کرنے کا حوصلہ ہی نہیں پڑیگا۔ اور صاف ثابت ہے کہ اس سے بہت اچھے نتائج ظہور پذیر ہونگے۔ گورنمنٹ عالیہ کی ان کی کوششوں کیلئے پبلک تہ دل سے مشکور ہو۔ (ہندوستان)

مسیحیت اور اسلام کی جنگ نہیں ہے۔

ہمعصر پیسہ اخبار مطبوعہ یکم نومبر سنہ ۱۹۱۱ میں رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر عبداللہ المامون صاحب سہروردی نے جنگ اٹلی و ٹرکی کے متعلق کلکتہ میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہونے کی خبر دی ہے۔ مگر پیسہ اخبار بعض مقررین جلسہ کے اس خیال سے ہرگز اتفاق نہیں کرسکتا کہ اٹلی کی اس قزاقانہ دستبرد کو خدانخواستہ مسیحیت اور اسلام کی جنگ کہا جاسکتا ہے۔ یا یہ سابق صلیبی جنگ کا ایک سلسلہ ہو بلکہ تمام عیسائی طاقتیں اٹلی کے اس فعل کی بہت زور سے مذمت کررہے ہیں اور دنیا کی سب سے بڑی مسیحی طاقت برطانیہ کی طرف سے محض بالکل علیحدگی اور ناجانبداری کے فرائض ادا ہورہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے برطانیہ حق کی حمایت کرے۔ لہٰذا اگر جملہ مسلمانان عالم بوجہ اخوت دینی ترکوں سے گہری ہمدردی ہے۔ لیکن معاملہ کو اس کے اصلی رنگ میں دیکھنا اور ناجائز جوش پھیلانے سے باز رہنا چاہئے۔

بغاوت چین مین ترقی

چین میں انقلاب حکومت کی تحریک برابر زور پکڑتی جاتی ہے۔ اور شہنشاہی گورنمنٹ کی کمزوری و نا قابلیت روز بروز ظاہر ہو رہی ہے۔ جو بحری فوج باغیوں کے مقابلہ کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اُس کے جدید فن حرب سے ناواقفیت اس طرح عیاں ہے۔ کہ امیر البحر سا چین ینگ وسیرائے وو چانگ کے ایک مراسلہ کے بموجب جو چینی اخبارات میں چھپ گیا ہے۔ جنگی جہاز اس لئے سرکاری فوج کو باغیوں کے مقابلہ میں مدد دے سکے کہ انکو اپنی توپوں سے خود اپنے ہی آدمیوں کو صدمہ پہونچنے کا خوف لگا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں شہنشاہی توپ خانہ کے گولے جو شیل باغیوں کی سپاہ پر برسائے گئے تھے۔ مگر وہ نہ پھٹے اور بعد میں ثابت ہوا کہ وہ لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ جس سے پنجاب دہلی کی وہ مشہور روایت یاد آتی ہے کہ بعینہٖ یا خالصہ فوج کی توپوں کے لئے بارود کے بجائے باجرہ کی تھیلیاں دے دی گئی تھیں بھلا جب شہنشاہی گورنمنٹ کے افسر ایسے غافل و رشوت خوار ہیں تو باغیوں کے مقابلہ میں جن کی طرف سے اصلی سرگرمی ظاہر ہو رہی ہے۔ ان کے کامیاب ہونیکی کب اُمید لگائی جا سکتی ہے (پیسہ اخبار)

ابوروں کی مہم

ابوروں کی تادیبی مہم نے آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اور ۲۴ اکتوبر کو سپاہ مورلائی پر پل کو عبور کر نے کو کمبو میں خیمہ زن ہوئے ہیں۔ اب تک دشمن کا کہیں سراغ نہیں ملا ہے۔ لیکن سپاہ ہر قسم کی مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے گورنمنٹ آف انڈیا نے تمام گورکھا رجمنٹ کی اول بٹالین کا بھی جو دہرہ دون میں ریزرو تھے راستہ اور مہم کے ساتھ شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

لکڑی کے کپڑے

تبت کا ایک سیاح بیان کرتا ہے کہ وہاں کی عورتوں کو اس نے ایسے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا کہ جو لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ امریکہ کا ایک موجد بھی یہ کوشش کر رہا ہے کہ چوبی کپڑوں کو رواج دیا جاوے۔ چنانچہ اُس نے اپنے استعمال کے لئے شاہ بلوط کی لکڑی سے ایک واسکٹ طیار کی اور اُسے پہنکر یہ خیال ظاہر کیا کہ وقت آنیوالا ہے کہ جبکہ لوگ عام طور پر لکڑی کے کپڑے بنے ہوئے پہنا کریں گے۔ لکڑی کو پہلے نرم گودے کی شکل میں منتقل کیا جاتا ہے پھر اُس کے تاگے طیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے کپڑا بنا جاتا ہے۔ چوبی ریشم کا کپڑا نرم چمڑے کی مانند ہوتا ہے۔ اور از اں سے ارزاں کپڑے کے مقابلہ میں سستا پڑتا ہے۔

(رہبر مراد آباد)

کوچ بہار کی خبر کہ اُن کے نوجوان فرزند گدی نشین ہوں گے۔

کوچ بہار کی خبر ہے کہ وہاں کے مرحوم مہاراجہ صاحب بہادر کے نوجوان فرزند مہاراجہ رجنیدر نارائن صاحب بہادر اگلے ماہ اپنے مرحوم والد بزرگوار کی جگہ گدی نشین کئے جاویں گے۔ آپ ۱۱ ماہ اپریل ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اور پہلے پہل میو کالج اجمیر میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد الیٹن میں۔ اس دوران میں آپ بیرو کی کالج آکسفورڈ میں گئے۔ اس سے فارغ ہو کر ہندوستان میں واپس آئے۔ اور یہاں اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ کوچ بہار سٹیٹ کونسل کے ممبر مقرر کئے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے انتظامی معاملات میں نہایت عمدگی سے اپنی قابلیت دکھلائی اور اپنے والد صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ آپ امپریل کیڈٹ کور میں داخل ہوئے۔ اور تین سال کی تربیت کے بعد اس کا آخری امتحان قابلیت سے پاس کیا۔ اپنے والد کی مانند آپ کو بھی پولو ٹینس اور دیگر کھیلوں میں نہایت شوق تھا۔

ہندو استریاں

اخبار رہبر مراد آباد رقمطراز ہے کہ دنیا بھر میں سب سے ادکھہ پتی برتا ہوتی ہیں۔ لیکن شاید جتنا اتیا چار اُن پر کیا جاتا ہے۔ دوسری جاتی میں مشہور نہیں۔ جہلم کی خبر ہے کہ چند مسلمان لڑکوں اور ایک ماں بیٹی نے آپس میں سازش کرکے ایک بھولا بھالا ہندو لڑکی کو زیور سمیت اڑا لیا۔ اب یہ سب لوگ لالہ موسےٰ اور لاہور سے گرفتار ہو گئے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو کب ایسی ہمت ہو سکتی ہے۔ اگر ہم خود استری جاتی کے حقوق کی حمایت کریں۔ ہمارے شہر میں دو ہندو پرش اور ایک استری ایسے ہی جرم میں ماخوذ ہیں۔ اُنہوں نے اپنی جاتی کی لڑکی کو اڑایا تھا۔ جب ہم سوئم ایسے دھرم نا کے کام کرتے ہیں تو دوسروں پر اعتراض کرنا بے ارتھ ہی ہے۔ ہمارے بھائیوں کو سمرن رہے کہ ہم جب تک اپنی چال ٹھیک نہیں کرتے۔ اچنبھو ہے کہ دوسرے ہم کو ستائے اور دیا کا بھاگی قرار دیں۔ ایک پنجابی اخبار کہتا ہے کہ قصبہ ٹوہانہ میں میونسپلٹی پر مسلمان بھائیوں نے ادھیکار جما رکھا ہے اور ہندو پریشان ہیں۔ کیا یہ ہماری استری جاتی سے بدسلوکی کرنے کا پھل نہیں ہندو بھائی کرتو پالن کرو۔ اور سب ہی تمہاری اور اپنا کرتو پالن کرتے دکھلائی دینگے۔

(رہبر مراد آباد)

اٹلی کی تمام اشیاء درآمد پر ٹرکی گورنمنٹ نے ۱۰۰ فیصدی محصول لگا دیا۔ اب اٹلی کا سامان تجارت ٹرکی میں اس محصول کی زیادتی کی وجہ سے بالکل داخل نہیں ہو سکے گا ؎

سفرِ امریکہ

گزشتہ سے پیوستہ

کتاب مکاشفات میں مسیحی کلیسیا کا ذکر قوموں کی تواریخ کے ذکر کے پہلو بہ پہلو آیا ہے۔ اس لئے شاید آپ کو بغیر کسی امداد کے سمجھ میں آئے۔ یہی میرا حال تھا میں اس کتاب کے پڑھنے کی زیادہ پرواہ نہ کیا کرتا تھا اس لئے کہ اگر عام فہم سے اسکو پڑھیں تو پہیلیاں ہی پہیلیاں نظر آئیں گی۔ میری خوش قسمتی سے ایک کتاب جس کا نام کشف المکاشفات ہے۔ Revelation Explained میرے ہاتھ آگئی۔ اور یہ اتفاق ہی سے ایسا ہوا۔ یہ کتاب پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوگیا کہ اتنے مسیحی فرقے خدا کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ انسانوں کی بناوٹی کلیسیائیں ہیں۔ مسیحی کلیسیا صرف ایک ہے۔ جس کا ظہور موجب مکاشفات کی پیشینگوئی کے ۱۷۵۷ء سے پیدا ہوا ہے۔ تاکہ گمراہوں کو پھر کر مسیحی کلیسیا میں واپس لائے۔ جگہ نہیں کہ ان تمام واقعات کا ذکر بیان کیا جائے جن سے مسیحی کلیسیا کو زمانہ بزمانہ واسطہ پڑتا رہا۔ اتنا ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کتاب یعنی Revelation Explained کو جو انگریزی میں ہے پڑھیں۔ یہ کتاب مسٹر جان ایٹ ڈی خان گنگ سے مل سکتی ہو۔ ممکن ہے کہ آپ کو مفت مل سکے۔ افسوس ہے کہ ایسی مفید کتاب کا ترجمہ ابھی تک اُردو زبان میں نہیں ہوا۔ امید ہے کہ عرصہ پانچ چھ ماہ تک کر دیا جائیگا۔ بعد ان میٹنگوں کے ایک مسیحی بھائی نے مجھ کو دیہات میں اپنے گھر پہ بلایا کہ میں چند ایک یوم اُس کے ساتھ کاٹوں۔ اس کا مکان ریاست

ارہاپو میں اتھنز کرنٹی سے چھ سات میل پہاڑیوں کے درمیان واقعہ تھا۔ راستہ بہت ہی ناہموار ہے۔ اس لئے ہمیں بگی پر قریباً دو گھنٹہ لگ گئے۔ لیکن یہ سفر کیا تھا ایک سیر تھی۔ ارد گرد اونچی نیچی سرسبز پہاڑیاں۔ مکی کے کھیت اور جابجا تیل کے کوئیں اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ایک عجیب بہار دیتے تھے۔ یہ بھائی زمیندار آدمی ہے۔ اور اگرچہ بہت مال دار ہے۔ مگر کپڑے اس قسم کے سادے پہنتا ہے کہ دس بارہ روپیہ تنخواہ ماہوار کا آدمی معلوم دیتا ہے۔ اس کی زمین میں پھل باغ مثل سیب آڑو امرود وغیرہ کے بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور مکی کے کھیت بھی بہت تھے۔ بکری سور مرغیاں اور بطخیں غرضیکہ تمام چیزیں جو زمینداروں کے لائق ہوتی ہیں اس کے پاس موجود تھیں۔ ان دنوں میں اس گرد نواح کے پانچ چھ خاندانوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نجات سے بالکل بے بہرہ تھے۔ درست اور ایک ہی راہ بتانے سے وہ تمام قایل ہو گئے کہ بیشک مسیحی کلیسیا ایک ہی ہے اور وہ جس میں ایک بھی گنہگار نہیں ہو۔ ولایت میں ہندوستان کی طرح لوگ ایک جگہ ایک گاؤں میں مکان بنا کر نہیں رہتے بلکہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک اپنی ہی زمین پہ اپنا اپنا مکان بناتے ہیں یعنی دیہات میں۔ چند یوم وہاں رہ کر واپس اینڈرسن گیا چونکہ میرے واپس ہندوستان روانہ ہونے کے لئے تھوڑے ہی دن باقی تھے۔ اس لئے وسط ستمبر سے اخیر ستمبر تک کے دن تیاری ہی کرنے میں گذرے۔ ان دنوں وہاں پادری رشید تفصیلر صاحب سے جو اینڈرسن میں پریسبٹیرین چرچ کے پاسٹر ہیں اور جو بزرگ پادری ویری صاحب کے دوست ہیں۔ ملنے کا اتفاق ہوا۔ پادری ویری صاحب نے چلتے وقت مجھ کو اُن کا نام دیا تھا۔ دوران گفتگو میں رشید تفصیلر صاحب نے سنجیدگی سے تسلیم تو کر لیا کہ اتنے مختلف مسیحی فرقے درست نہیں ہیں لیکن چونکہ وہ پاسٹر ہیں۔ اس لئے مختلف فرقوں کا بیان یوں دیا کہ ہم سب اپنی اپنی سمجھ کے موافق کلام کی تحویل کرتے ہیں۔ لیکن میرا جواب اس دلیل کے برخلاف یہ تھا کہ جب کلام ایک ہے۔ روح القدس کا انعام ایک اور روح القدس کا دینے والا ایک تو تحویلات کیوں مختلف ہوں بھلا وہ پاسٹر صاحب تھے اور وہ بھی ڈی ڈی۔ میرے جیسے معمولی آدمی کی دلیل سے کیوں قایل ہونے لگے تھے۔ دونوں طرف سے ”خدا تم کو برکت دے“ کے کلمے کہتے ہوئے ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے۔ چوبیں ستمبر سے اینڈرسن سے روانہ ہو کر واپس نیویارک آیا۔ ایکدفعہ پھر اس شہر عجایبات میں داخل ہوا۔ حسب معمول مشنری ہوم میں ڈیرا جمایا۔ نیویارک میں یوں تو بہت سی عجیب عجیب چیزیں ہیں۔ مگر ایک نہایت ہی عجیب چیز ایک مکان ہے جو حال میں تعمیر ہوا ہے۔ یہ ستاون منزل اونچا ہے۔ بلندی ۷۵۰ فٹ سب سے اوپر کی منزل پر چڑھنے سے رات کو پچاس میل تک کی روشنی نظر آسکتی ہے۔

باقی آیندہ

خریدارانِ نورافشاں کو مژدہ

ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ سنہ ۱۹۱۲ء کے نئے خریداراں کو جواب بسال آیندہ کے لئے اس ماہ میں چندہ اخبار دو روپیہ آٹھ آنہ ادا کردیں گے اُن کو ڈھائی ماہ کے اخبار اب سے برابر ملتے رہینگے اور اُن سے کچھ چارج نہ کیا جاویگا یعنے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء تک مفت حاصل کرینگے۔ چاہئے کہ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھودیں۔ بلکہ اس دینی اخبار سے جس کا منشا اور غرض صرف روحوں کی نجات ہے۔ فایدہ حاصل کریں۔

ایڈیٹر و مینیجر نُور افشاں۔

بادشاہی میلہ دہلی دربار

۱۹۱۱ء

اس موقعہ پر نہ صرف ہندوؤں کی طرف سے کسی قسم کے جلوس نکالنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ تمام مذہبوں کی طرف سے علیحدہ علیحدہ جلوس نکالے جائینگے۔ چنانچہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو جلسہ ٹون حال میں ہوا۔ اس میں تمام مذہبوں کے سربرآوردہ شامل تھے۔ اور یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہ بادشاہی میلہ گڈھ مکتیسر اور ہاتر کے دیگر مقامات کی مانند ہو۔ چنانچہ مختلف فرقوں کے یعنے ہندو۔ محمدی۔ جینی۔ سکھ اور آریہ سماجیوں کی سب کمیٹیاں مقرر کیگئیں۔ کہ اس میلہ کو رونق دیں اور جلوس نکالنے کے واسطے تجاویز سوچی جاویں اور مناسب انتظام کیا جاوے۔ اور نیز یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ان مندرجہ بالا فرقوں کے گروہ کے گروہ ملک معظم کی خوش طبعی کے واسطے ایسے جلوسوں میں نکلیں جیسا عموماً ان کے میلوں اور شادیوں کے موقعوں پر ہوا کرتا ہے۔

ہم ہندوستانی مسیحیوں کی مذہبی اور سوشل حالت ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ برطانیہ کلاں اور امریکہ میں ہر سوچند ان ایسے جلوس نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اغلباً اس سے کوئی ایسی دلچسپی حاصل نہ ہوگی۔ البتہ اس موقعہ پر ہمارے لائق و معزز سربرآوردگان اگر ایسے میلوں کی طرح منادی کا انتظام فرمادیں۔ تو کیا خوب ہو۔ معلوم ہوگا۔ کچھ خبر نہیں کہ ہمارے بزرگان نے اسبارہ میں کیا سوچا ہے۔ اور کیا کیا تجاویز کی ہیں۔ کیا کوئی صاحب اسبارہ میں پوری خبر دے سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا ایسا کرنے کا کوئی امکان ہے؟ فقط

ج۔ س۔ غ۔ ق

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاّب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو رہو دوسرے دن صبح کو دست صاف ہونگا پیٹ میں گڑگڑ و مروڑ کچھ نہیں ہوگی۔ حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل جگہ بکتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر صاحب ذرا گورمنٹ ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵ر ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک ۵ر

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پیدا ہو جاتا ہے پہ درد الفاظ میں اس کو بیان کرنا ہے۔ درد ریاح جیسے میں پچک ٹیک رگوں میں لہریں کی گئی ہے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو۔ دور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہے۔ قیمت ۲۰ ٹکیوں کی چھ آنہ ۶ر محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک چھ آنہ ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۸۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک و فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چن رکشا کرونل وکریم وغیرہ دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۸ع سے ۸عہ کرونل للعہ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ ریجی سیٹیمپوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جیکد سے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۵۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بنک میں ۲۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر بنسکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس دار دو انگریزی (مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے۔ کلارک ایم۔ اے نوشہرہ لاہور) کو لکھنے سے بہت جلد ملسکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک　۱۱ر

ہندوستان و پنجاب　معہ　۲ع ۸ر

غیر ممالک سے　۵ے ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	سے
پورا کالم	للعہ	دعہ	سے
پورا صفحہ	للعہ	سے	ما ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤلی براؤن چھپا